محسن کاکوروی : (تعارف، نعتیہ شاعری کا اسلوبیاتی مطالعہ)

اردو میں نعتیہ شاعری کی روایت اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ اردو شاعری کی تاریخ ۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سے منسوب "معراج العاشقین" اور فخرالدین نظامی کی مثنوی "کدم راو پدم راو" سے باضابطہ اردو نعتیہ شاعری کا آغاز ہوتا ہے ۔ مذکورہ دونوں کتب میں اردو کے اولین نعتیہ کلام حمدِ باری تعالیٰ کے بعد نظم کیے گئے ہیں ۔ ان کے بعد کے دور میں تقریباً اردو کے ہر شاعر نے نعت کو یا تو بطور تبرک تحریر کیا ہے ۔ یا تو روایت کے مطابق .... البتہ بعض ایسے عاشقانِ رسول ﷺ شعرا بھی گزرے ہیں ۔ جنہوں نے اپنی تمام تر شاعرانہ صلاحیتیں نعتیہ ادب کے فروغ وارتقا کیلئے وقف کر دیں ۔ ان میں کافی مرادآبادی ، امام احمد رضا بریلوی ، اور محسن کاکوروی کے نام اہم ہیں ۔

امام احمد رضا بریلوی اور محسن کاکوروی نے نعت گوئی کو ہی اپنا موضوعِ شاعری بنایا اور اس فن کو عروج پر پہنچا دیا ۔

آج اردو میں نعتیہ شاعری کے جتنے سرمایے ملتے ہیں ۔ وہ سب کے

Scanned with CamScanner

سب براہ راست یا بالواسطہ ان حضرات کے تخیلات کے مظہر مجموعے ہیں :

نعت اردو کی جملہ اصناف میں انتہائی مشکل ترین صنف ہے - اس میں زبان و بیان پر قدرت حاصل کر لینا ہی ضروری نہیں - بلکہ شاعرانہ صلاحیت اور فنی محاسن کے ساتھ ساتھ قلب و ذہن کی پاکیزگی، عشق رسول ﷺ کی وارفتگی اور خلوص نعت گوئی کیلئے ضروری ہیں . ان اوصاف کے بغیر نعتیہ کلام میں سوز و گداز سے مبرہ اور کیف و سرمستی سے خالی صرف تعریفی و توصیفی اشعار کا مجموعہ ہو کر رہ جائے گا .

نعت کا موضوع حضور اکرم ﷺ کی ذات و صفات کا بیان اور ان سے عشق کا اظہار ہے - عقیدے اور عقیدت کا اظہار ہی موضوع نعت ہے - نعت حضور ﷺ سے محبت اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران ہونے کا وسیلہ بھی - اس لیے نعت عربی فارسی اردو وغیرہ کی ہر صنف سخن میں نظر آتی ہے . شاعر اپنا دیوان مرتب کرتے ہیں . تو دیوان کی پہلی غزل "حمد" اور دوسری "نعت" میں ہوتی ہے .

نعت گوئی میں جہاں ہمیں احمد رضا خان بریلوی، نیاز بریلوی، اور منیر شکوہ آبادی وغیرہ نظر آتے ہیں . تو وہاں دتّو رام کوثری کی آواز بھی دل میں اتر جاتی ہے . ناسخ کا رنگ اگر نئے روپ میں.

Scanned with CamScanner

کسی شاعر کے ہاں ابھرا ہے۔ تو وہ محسن کاکوروی ہیں۔

محسن کاکوروی اردو نعتیہ شاعری میں ایک معتبر نام ہے۔ انھوں نے اردو میں نعت گوئی کو مستحکم کیا اور اسے مستقل فن کے طور پر روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا اور فنی ولسانی حوالے سے اردو نعت میں قابل قدر اضافے کیے۔ اور اپنے موضوع کی مناسبت سے جذبہ عشق کو اپنی شاعری میں شامل کر کے طرز ناسخ کو ایسا رنگ دیا جس میں ناسخ والی "خارجیت" بھی ہے اور "داخلیت" بھی جو اظہار عشق سے پیدا ہوتی ہے۔

جب محسن کاکوروی نے شعور کی آنکھ کھولی اس وقت سارے ہندوستان میں عموماً لکھنؤ اور دہلی میں خصوصاً شیخ امام بخش ناسخ کی شاعری کا چرچا تھا۔ چھوٹے بڑے شاعر جن میں آتش جیسا شاعر بھی شامل تھا۔ اور ان کے استاد مصحفی بھی حتیٰ کہ غالب اور مومن جیسے دہلوی شاعر بھی کلام ناسخ کو ایسی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جیسے دو سو سال پہلے ولی کی دہلی آمد پر شاہ حاتم اور ان کے معاصرین نے رنگ کو دیکھا اور قبول کیا تھا۔ غالب نے کہا کہ "مومن خان نے شاہ نصیر کے طرز کو چھوڑ کر ناسخ کے طرز پر غور کیا اور اور فارسی کی تراش خراش پر توجہ کی۔

اُدھر میں نے بھی۔" اس صورت حال میں یہ کیسے ممکن تھا کہ محسن
کاکوروی، جوانی کے عالم میں، شاعری کے اس چڑھتے سورج سے
دامن بچاتے۔ اس دور میں ناسخ کی شاعری نے سب کو متاثر کیا
تھا۔ یہی آواز لکھنوی تہذیب کے پس منظر میں محسن کے کانوں
میں پڑی اور محسن کاکوروی نے بھی یہی راستہ اختیار کیا۔

محمد محسن جن کا تاریخی نام منظور الٰہی (۱۲۴۲ھ/۱۸۲۶ء) تھا،
مولوی حسن بخش کے بیٹے اور مولوی حسین بخش شہید کے پوتے تھے
مولوی حسین بخش اپنے وقت کے جید عالم اور متقی و پرہیز گار بزرگ
تھے۔ عربی و فارسی زبان میں اُن کی کئی تصانیف ان کے فضلیت
کمال کا ثبوت ہیں۔ محمد محسن (۱۸۲۶ء-۱۹۰۵ء) کی پیدائش کاکوروی
میں اور تعلیم و تربیت دادا کے زیر سایہ ہوئی۔ محسن کے والد بھی
شاعر تھے۔ ان کے گھر کا ماحول مذہبی تھا۔ جس میں عشقِ رسولؐ سے
محبت کے ساتھ ساتھ تصوف کا رنگ بھی گہرا تھا۔ محسن کاکوروی نو
سال کی عمر حضورِ اکرمؐ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے اور
اس خواب کو فارسی میں نظم کیا۔ یہ اُن کی سب سے پہلی نظم تھی۔
اپنے گھر کے مذہبی ماحول اور نو سال کی عمر میں حضور اکرمؐ کی
زیارت کے بعد نعت رسولؐ ان کی شاعری کا موضوع بن گئی۔

Scanned with CamScanner

یعنی خاندانی روایت کے عین مطابق عشقِ رسول میں سرشاری اور تقویٰ و پرہیزگاری ان کا شعار رہتے۔ ان کی شاعری میں بھی اسی رنگ میں پوری طرح رنگی ہوئی ہے۔ نعت گوئی کے تعلق سے ان کا نام اردو ادب کی تاریخ میں منفرد حیثیت کا مالک ہے۔

ان کی نعتیہ شاعری میں زبان و بیان کی خوبیاں، رعایتِ لفظی، لفظی صناعی، صنعت گری، مضمون آفرینی، بے ساختگی، فنی چابکدستی، الفاظ و تراکیب کا برملا استعمال، استعارات اور تشبیہات کا خوبصورت استعمال۔ زبانوں کے امتزاج سے بھرپور لفظیات، بندش کی چستی، جدتِ اظہار، روزمرہ، محاورہ کا برموقع استعمال اور زبان کی سلاست و روانی کا استعمال اسلوبیاتی سطح پر ایک ایسے اسلوب کا اشاریہ ہے جو کہ انھیں سے مخصوص ہے۔

تخلیق کار اور تخلیقات کو لسانی اور سماجی حوالے سے جانچنے کیلئے کسی بھی تخلیق کار کی پوری زبان اور دیگر زبانیں جو اس نے شعوری طور پر سیکھی ہوں، اہم کردار کی حامل ہوتی ہیں۔ محسن کاکوروی نے اردو نعتیہ کلام میں جو موضوعات، لفظیات کی مثالیں پیش کی وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ مثلاً

سخن کو رتبہ ملا ہے مری زباں کے لیے
زباں ملی ہے مجھے نعت کے بیاں کے لیے

دونوں مصرعوں میں صنعتِ حسنِ تعلیل سے کام لیا ہے۔

محسن کاکوروی کا پہلا قصیدہ گلدستۂ نعت ۱۸۴۴ء میں تصنیف ہوا۔ جب کہ ان کی عمر صرف سولہ سال تھی۔ سب سے زیادہ شہرت ان کے قصیدہ مدحِ خیر المرسلین کو ملی جو ۱۸۷۶ء میں تصنیف ہوا۔ ان کے اس قصیدے کی تشبیب گنگا جمنا تہذیب کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ بہ قول صلاح الدین احمد:

"محسن کی نعتیہ شاعری کا شاہکار اس کا وہ قصیدہ مدحیہ ہے جو اس نے عام روش سے بالکل ہٹ کر اور مروجہ اسالیب نعت سے قطعاً منہ موڑ کر لکھا ہے"۔

محسن کاکوروی نے اپنے نعتیہ قصیدے میں تشبیہات اور استعارات میں جدت پیدا کرنے کیلئے مسلمانوں کے مقدس مقامات کو ہندوؤں کے مقدس مقامات کے وسیع استعاراتی تناظر میں پیش کیا، اس سے پہلے جس کی مثال اس انداز میں موجود نہیں تھی۔ اور اس کے لیے انھوں نے قصیدے کی صنف کا استعمال کیا۔ اس حوالے سے انھوں نے ہندوستانی رسم و رواج، علاقوں اور مقامات کو اپنے قصیدے میں رقم کیا ہے۔ یوں اسی طرح انھوں نے اردو کے

Scanned with CamScanner

ساتھ ساتھ ہندی کے الفاظ کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا ہے۔ جس سے اردو ہندی امتزاج سے ایک نئے اسلوب نے جنم لیا۔

مضامین کی بلند پروازی، الفاظ کا شان و شکوہ، بندش کی چستی ان کا خاصئہ طبیعت ہے۔

محسن کاکوروی اردو نعت میں ایک ایسا نام ہے جسے ہم اردو نعت گوئی کی روایت میں ایک اہم اور اولین سنگِ میل قرار دے سکتے ہیں۔ جنہوں نے اردو نعت کو لسانی اور اسلوبیاتی سطح پر وسیع امکانات سے روشناس کرایا ہے۔ اس سے پہلے نعت گوئی کے مسلک کو کسی نے مستقل فن یا مسلک کی حیثیت سے اختیار نہیں کیا۔ محسن سے پہلے بھی فارسی اور اردو میں نعتیہ کلام ملتا ہے۔ مگر صرف اس حد تک کے دیوان کی ابتداء حمد اور نعت سے کی گئی ہے۔ محسن کاکوروی نے اس صنف کو زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچایا۔ اور نعت گوئی کو اردو ادب میں ایک منفرد حیثیت دلایا۔

محسن کاکوروی کا کلیات ان کے بیٹے نورالحسن نیر نے خوشی کے ساتھ مرتب کرکے ۱۹۰۸ میں نامی پریس کانپور سے چھپوا کر شائع کیا تھا۔ وہی کلیات آج تک مروج ہے۔

Scanned with CamScanner

محسن کے کلیات میں پانچ نعتیہ قصیدے اور پانچ مثنویات شامل ہے۔ اس کے علاوہ دو مسدس ، ۲۹ رباعیات اور ۱۹ مکمل اور نامکمل غزلیں بھی شامل ہیں۔

Scanned with CamScanner